شذرات

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے یثرب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کے تین قبائل وہاں رہتے تھے اور ان کا بڑا اثر و رسوخ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رشتہ داروں سے صلح کے ساتھ رہنے کی بڑی کوشش کی۔ لیکن آپ کو اتنا ستایا گیا کہ آپ نے چند صحابہ کے ساتھ ہجرت کی، اکثر صحابہ تو پہلے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے تھے، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارِ غار حضرت ابو بکرؓ کو ساتھ لے کر ہجرت کی۔ آپ نے مدینہ پہنچ کر غیر مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک روا رکھا۔ ہر نوجوان کو اپنے ساتھ ملا دیا تھا لیکن یہودی مسلمانوں کو اپنے دل میں دشمن سمجھتے تھے، وہ ظاہر میں تو مسلمانوں کے ساتھ تھے لیکن وہ موقع کی تلاش میں رہتے تھے کہ کوئی دشمن آجائے تاکہ ان کے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑیں وغیرہ۔ یہ ایک واقعہ ہے جس کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ان کے بعد خلافت راشدہ کے دور میں یہودی مدینہ منورہ سے نکال دئے گئے۔ اس دور سے لیکر آج تک یہودی دنیا میں مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن رہا ہے۔

۱۹۶۳ء میں کراچی سندھ میں اس حقیر کا قیام تھا اور سندھ مسلم کالج میں اسلامیات کا پروفیسر تھا۔ اسی سال میں فریضہ حج کی ادائگی کے لئے حرمین شریفین جانا ہوا اور پھر مسجد اقصیٰ کی زیارت کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز عمان کی طرف روانہ ہوا۔ عام طور پر یہ دستور تھا کہ جو عمان پہنچ جاتا، اس کو حرم شریف جانے کی اجازت مل جاتی تھی۔ لیکن میں عربی زبان جانتا تھا اس لئے کچھ دقت پیش آئی، لیکن بہرحال جدہ سے ہوائی جہاز کے ذریعہ عمان پہنچا۔ ایک جبل کے قریب جہاز لنگر انداز ہوا۔ ہوائی بندر سے عمان پہنچا۔ شاہ حسین کی رھائش کے قریب ایک ہوٹل تھا وہاں پہنچا۔ شہر بڑا صاف ستھرا تھا

میں ایک روز وہاں ہوٹل میں ٹھہرا اور پھر فلسطین جانے کا ارادہ کیا۔ اس مدت میں اس خطہ کی مملکت بھی شاہ حسین کی تھی۔ جب فلسطین پہنچا تو سب سے پہلے مسجد اقصیٰ کے قریب عثمانؓ علی حیدر آباد ہند کی منزل تھی جہاں مسافروں کو قیام کے لئے مکان ملتے تھے وہاں اتر گیا۔ وہاں اترنے کے ساتھ ایک فروٹ والا دیکھا۔ ان میں سے ایک ٹھیلے والے کو دیکھا۔ میں نے ٹھیلے والے سے پوچھا کہ تمہارے پاس کونسا پھل ہے؟ میں عربی میں سوال کررہا تھا اور جواب بھی اسی زبان میں ملتا تھا۔ جواب ملا کہ تین (یعنی انجیر) ہے۔ عربوں کے خطے مختلف ہیں اور چند لفظوں میں ان کا باہمی اختلاف ہے۔ میں نے مختلف خطوں کے الفاظ یاد کر رکھے تھے اور پھر ان جیسی زبان بولتا تھا۔ جب ٹھیلے والے سے تین خرید کیا تو الحمدللہ بڑا مزا آیا۔ بس منہ میں رکھنے کی دیر تھی، پیٹ میں چلا جاتا تھا۔ اتنا نرم اور میٹھا انجیر میں نے کبھی نہیں کھایا البتہ کربلا میں کھایا تھا وہ بھی فلسطین کا تھا اور تازہ نہیں تھا بہر حال ایک ماہ کے کرائے پر وہاں کے ایک روپیہ میں منزل عثمانیہ میں ایک جگہ لی۔ پانی مفت تھا۔ مسجد اقصیٰ وہاں سے قریب تھی، تھوڑا سا سامان جو تھا اتار کر مکان کو تالا لگایا اور پھر حرم شریف میں چلا گیا۔ وہاں بھی حرم شریف میں کنویں ہیں جو زمزم کہلاتے ہیں لیکن ان کا پانی بہت نیچے تھا وہاں کے لوگ بڑے طاقتور ہیں جو جلدی سے پانی نکال لیتے تھے لیکن ہم جیسے کمزور لوگوں کے لئے تکلیف ہوتی تھی۔ بہر حال ایک رات مسجد شریف میں ٹھہرا اور اس زمانے میں علم والوں کی بڑی قدر تھی۔ مجھے انہوں نے مسجد میں رہنے دیا اور چابیاں دے دیں۔ ساری رات نوافل پڑھتا رہا۔ ایک بات مجھے خراب دیکھنے میں آئی کہ وہاں کے فلسطینی لوگ شاہ حسین کو برا بھلا کہتے تھے اور ادھر ادھر دیکھ کر تصویر کو تھوکتے بھی تھے اور اسے یہودیوں کا ایجنٹ کہا جاتا تھا۔ ایک دن حرم شریف کے قریب مشرق میں جو ایک پہاڑی ہے اس کی کچھ باتیں ہر جگہ مشہور ہیں۔ صبح کو وہاں جانا ہوا۔ بڑے اچھے مکانات ہیں۔ وہاں مشہور تھا کہ زیتون حضرت مسیح کے دور کے ہیں۔ یہ تو صحیح بات نہ تھی، لیکن زیتون بہت تھے۔ اصل میں

وہ زیتون اس میں ہوتا ہے، جو کالے رنگ کے ہوتے ہیں ان میں تیل ہوتا ہے۔ ہمارے ہیں جو زیتون ہوتا ہے وہ صرف شکل کی وجہ سے زیتون ہوتا ہے۔ اصل میں وہ زیتون اس میں پیدا ہوتا ہے۔ جبل زیتون کے دامن میں ایک جگہ ہے، جس کے قریب ایک مکان ہے۔ میں وہاں گیا کوئی آدمی نہ تھا وقت بھی صبح کا سویرا تھا۔ دور سے دیکھا کہ ایک صاحب آرہے ہیں۔ وہ آگیا۔ جبل زیتون کے قریب ایک منزل ہے جس میں تین مقابر تھے۔ میں وہاں پہنچا تو دور سے ایک شخص آرہا تھا نوجوان کی ڈاڑھی بڑی تھی اگر مسلمان اور غیر مسلم میں فرق تھا تو یہی تھا۔ ورنہ مسلمانوں اور عیسائیوں میں امتیاز نہ تھا۔ وہ یہاں آیا تو اس کو معلوم ہوا کہ میں ایک مسافر ہوں اور زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ اس منزل میں روشنی نہ تھی، یہ ایک مقدس مقام کی محلات تھی۔ باہر بہت سی بتیاں تھی۔ مجھے بھی بتی دی اور اندر لے گئے، وہاں کئی مقابر تھے۔ ایک مقبرہ حضرت عمران کا تھا اور اس کے قریب بی بی مریم کا مقبرہ تھا اور اس کے قریب یوسف کا مقبرہ تھا جو عیسائیوں کی روایات کے مطابق بی بی مریم کا منگیتر تھا، لیکن شادی نہ ہوئی تھی۔ جب زیارت کرکے باہر نکلے تو میں نے اس سے سوال کیا کہ سامنے قبلہ ہے جس کی مغربی دیوار میں یہودیوں کا قبلہ ہے اور مشرقی دیوار میں عیسائیوں کا قبلہ ہے، لیکن یہاں بھی مشرقی دیوار کی طرف پیٹھ کرنا قبلہ کے خلاف ہے۔ یہ سن کر وہ ہنسا اور کہنے لگا الارض کرۃ یعنی زمین گول ہے۔ جدھر بھی رخ کرو صحیح ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تاویل ہے جواب نہیں ہے۔